محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِیْضَ وَفُکُّوا الْعَانِیَ - (صحیح بخاری، کتاب المرضیٰ، باب وجوب عیادۃ المریض)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی مزاج پرسی کرو، اور قیدی کو رہا کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث صرف تین جملوں پر مشتمل ہے اور جملے بھی نہایت مختصر اور چھوٹے چھوٹے ہیں، لیکن اس میں اسلامی اخلاق اور انسانی ہمدردی کا وسیع ذخیرہ جمع کر دیا گیا ہے۔

اَطْعِمُوا الْجَائِعَ، بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔ غور کیجیے، آنحضرت کا یہ ارشادِ گرامی کتنا عمدہ ہے اور مخلوقِ خدا پر آپ کی مہربانیوں اور نوازشوں کی کتنی بڑی مقدار اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ بنی نوعِ انسان کی ہمدردی اسلام کے اعلیٰ اصولوں میں سے ایک اہم اصول ہے اور آنحضرتؐ کو غریب اور تنگ دست کا ہر وقت خیال رہتا تھا۔ معاشی ناہمواری کو دور کرنا اور غربت و افلاس کو ختم کرنا آنحضرت کے نزدیک ضروری تھا، اسی لیے آپ نے تمام مسلمانوں کو، اور بالخصوص ان مسلمانوں کو، جن کو اللہ نے مالی آسودگی اور دولت و ثروت سے نوازا ہے، حکم دیا ہے کہ وہ افلاس زدہ لوگوں کی جس قدر ممکن ہو، مدد کریں۔

قرآن مجید کا بھی اس سلسلے میں واضح ارشاد ہے:

وَاَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِیْرَ ۝ (الحج: ۲۸)

بھوکے محتاج و فقیر کو کھانا کھلاؤ۔

یہ بھی فرمایا۔

وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ (الحج: ۳۶)

قناعت کی وجہ سے سوال نہ کرنے والوں کو بھی کھلاؤ اور سوال کرنے والوں کو بھی۔

نیز اللہ نے اپنے نیک بندوں کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا :

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا (الدہر : ۸)

اور وہ لوگ محض خدا کی محبت کی بنا پر غریب اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔

اسلام ان لوگوں سے انتہائی نفرت کا اظہار کرتا ہے جو خود تو آرام و راحت کی زندگی بسر کرتے ہیں اور انواع و اقسام کے لذیذ سے لذیذ تر کھانوں سے کام و دہن کی تواضع کرتے ہیں، لیکن اپنے گردوپیش میں رہنے والی مخلوقِ خدا کا قطعاً خیال نہیں رکھتے اور کوئی پروا نہیں کرتے کہ کون کس حال میں ہے، کس کے چولہے میں آگ جلتی ہے اور کون بھوک سے نڈھال ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہ طور حکم ارشاد فرمایا کہ تنگ دست کا خیال رکھو، افلاس زدہ لوگوں کی مدد کرو اور جو لوگ کسی وجہ سے بھوک کے ستائے ہوئے ہیں، ان کو سامانِ اکل و شرب بہم پہنچاؤ۔

وَعُودُوا الْمَرِيضَ : یہ اس حدیث کا دوسرا فقرہ ہے۔ یعنی بیمار کی عیادت کو جاؤ اور اس کی مزاج پرسی کرو۔ آنحضرت کا یہ حکم بھی بنی نوعِ انسان کی ہمدردی پر مبنی ہے۔ مریض کی عیادت کی جائے تو اس کو ذہنی سکون ملتا اور قلبی راحت حاصل ہوتی ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ اس وسیع و عریض معاشرے میں وہ تنہا نہیں ہے، لوگ اس کی جسمانی تکلیف کا احساس کرتے اور اس کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھتے ہیں، اس کے لیے اللہ کے حضور صحت کی دعا مانگتے ہیں اور بارگاہِ خداوندی سے اس کی شفا کے طالب ہیں۔

یہاں یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیے کہ مریض کی عیادت کے صرف یہی معنے نہیں کہ آپ اس کے پاس جائیں اور پوچھ کر واپس آجائیں، بلکہ اس سے آگے قدم بڑھا کر، اس کی جس صورت میں بھی مناسب ہو، مدد کرنی چاہیے، اس کی صحت کے لیے دعا کرنی چاہیے، اس کو تسلی دینی چاہیے، اگر طبیب کے پاس جانے کی ضرورت ہو تو لے جانا چاہیے، اور اگر روپے پیسے کی حاجت ہو تو اس کی مالی مدد کرنی چاہیے۔ مریض کے گھر والے مالی پریشانی کا شکار ہوں تو ان کی امداد کرنی چاہیے۔ بالفاظِ دیگر یوں سمجھیے کہ عیادتِ مریض کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم محض زبانی بات چیت تک محدود نہیں ہے، اس کا دائرہ مریض کی ان تمام جائز ضروریات تک پھیلا ہوا ہے، جن کا پورا کرنا انسان کے بس میں ہو۔

وَفُكُّوا الْعَانِيَ ۔ قیدی کو رہا کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مختصر حدیث میں یہ تیسرا حکم دیا ہے۔

زمانۂ جاہلیت میں مختلف قبائل کی باہمی جنگوں میں فریقین کے لوگوں کو گرفتار کر لیا جاتا تھا، اور پھر ان کی رہائی

یہ یا معاوضہ طلب کیا جاتا تھا۔ اسی طرح ایک دوسرے کے دشمن قبائل میں باہم پکڑ دھکڑ کا سلسلہ بھی جاری
۔ حدیث میں ایک عام حکم دیا گیا ہے کہ قیدیوں کو رہا کرو۔ اس سے وہ قیدی مراد ہیں، جو عادی مجرم نہ
اور ڈاکو نہ ہوں، ظالم اور ستم گر نہ ہوں، سفاک اور قاتل نہ ہوں، بلکہ وہ قیدی ہوں جو کسی غلط فہمی کی بنا پر
ئے اور جیلوں میں ڈال دیے گئے، یا وہ قیدی جو مظلوم ہیں اور قابلِ ضمانت ہیں، یا وہ جو کسی خاص جرم کے
میں ہیں لیکن کسی دشمنی یا عداوت کی بنا پر گرفتار کرا دیے گئے ہیں ۔ قیدیوں کی رہائی کا ایک مطلب
کلتا ہے کہ ان کے وارثوں اور اہل و عیال کی مدد کی جائے تاکہ وہ ان کے بعد کم سے کم مالی پریشانی میں تو
ہوں۔

حدیث اگرچہ نہایت مختصر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوٹے چھوٹے صرف تین بول ہیں،
ں سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام کو بنی نوع انسان سے بے پناہ تعلق اور مخلوقِ خدا سے انتہائی ہمدردی
لوگوں کو کسی حالت میں بھی تکلیف اور مصیبت میں نہیں دیکھنا چاہتا۔ نہ ان کو مفلس دیکھنا چاہتا ہے،
وہ لوگ پسند ہیں جو مریض کی مزاج پرسی یا دست گیری نہیں کرتے، نہ اس کو بلاوجہ لوگوں کا جیلوں میں
سند ہے۔ وہ محبت اور پیار کا مذہب ہے، لوگوں کو ہمدردیِ خلائق کا درس دیتا ہے اور معاشرے کے
ستم رسیدہ افراد کی اعانت کو فرض ٹھہراتا ہے۔

انتخابِ حدیث

مولانا محمد جعفر شاہ پھلواروی

کتاب ان احادیث کا مجموعہ ہے جو زندگی کی اعلیٰ قدروں سے تعلق رکھتی ہیں اور جن سے فقہ کی تشکیلِ
جدید میں بہت مدد مل سکتی ہے۔ ہر حدیث کی الگ سرخی قائم کی گئی ہے اور اس کا سلیس ترجمہ بھی
درج ہے۔ یہ مجموعہ حدیث کی چودہ کتابوں کا خلاصہ اور بے مثل انتخاب ہے۔

صفحات ۶۸۴ قیمت ۴۵ روپے

ملنے کا پتا : ادارہ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور

طب العرب

ترجمہ: حکیم سید علی احمد نیر واسطی

ایڈورڈ جی براؤن

فاضل مستشرق ایڈورڈ جی براؤن نے لندن کے رائل کالج آف فزیشنز میں ۱۹۱۹ء اور ۱۹۲۱ء میں طب عربی پر چار فاضلانہ خطبات دیے جو بعد میں عربین میڈیسن کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہوئے۔ پروفیسر براؤن نے اپنے ان چار خطبات کے ذریعے طبی ادب، عربی علم طب اور تاریخ علم طب پر بڑا احسان کیا ہے۔ یہ خطبات علمی دنیا میں بڑی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے گئے اور یورپ کی کئی زبانوں میں ان کے ترجمے بھی شائع ہوئے۔ حکیم سید علی احمد نیر واسطی نے اس مجموعۂ خطبات کا انگریزی سے سلیس اور بامحاورہ اردو ترجمہ کیا اور جا بجا اپنی جانب سے مفید تشریحات اور علمی، فنی و تاریخی تنقیدات کا اضافہ کیا۔ اپنی تشریحات و تنقیدات میں فاضل مترجم نے نہایت قابلیت کے ساتھ جا بجا پروفیسر براؤن کے بیانات کی محققانہ تشریح و توضیح کی ہے۔

صفحات ۵۵۲ — قیمت -/۳۰ روپے

ارمغان شاہ ولی اللہ

پروفیسر محمد سرور

حضرت ولی اللہ محدث دہلوی جلیل القدر عالم اور رفیع المرتبت مصنف تھے۔ انھوں نے تفسیر، حدیث، شروح حدیث، فقہ اور تصوف وغیرہ تمام عنوانات پر کتابیں لکھیں اور احکام شریعت کی حکم و مصالح کی روشنی میں وضاحت کی۔ "ارمغان شاہ ولی اللہ" ان کے افکار و تعلیمات کا بہترین مجموعہ اور ان کی عربی فارسی کتابوں کا ایک عمدہ انتخاب ہے جو اردو کے قالب میں ڈھال کر قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں اس میں شاہ صاحب اور ان کے بزرگوں اور مشائخ کے سوانح حیات بھی دیے گئے ہیں۔

صفحات ۵۲۰ — قیمت -/۳۰ روپے

ملنے کا پتا: ادارہ ثقافت اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور